بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محسن بھٹکل، فخر نوایت، محترم اسماعیل بن حسن بن حسین صدیق (المعروف I.H.Siddiq)

بانی واولین صدر وسر پرست مجلس اصلاح و تنظیم بھٹکل، وبانی وسکریٹری انجمن حامی مسلمین بھٹکل

از: حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بن ڈاکٹر علی ملپا صاحب

محسن بھٹکل، فخر نوایت محترم اسماعیل بن حسن صدیق قوم کے ایک عظیم سپوت تھے۔ اپنے وقت کے معلم، مصلح، سیاسی رہنما، رہبر قوم، زاہد وعابد بزرگ تھے۔ آپ ۱۳۱۳ھ ہجری مطابق ۱۸۹۶ء عیسوی میں بھٹکل کے صدیقا ہندا گھرانا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نا حسن بن حسین بن ابوالحسن صدیقا ہندا ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام بی بی عائشہ بنت حسن بن ابوالحسن صدیقا ہندا ہے۔ نیک ماں کی تربیت، صلحاء وعلماء (خلفو حضرات) کا ماحول نے غیر شعوری طور پر اسلام و مذہب سے گہری وابستگی پیدا کی، تعلیم کا آغاز ناظرہ قرآن پاک سے ہوا۔ پھر بھٹکل کے مشہور عالم دین حضرت مفتی شریف محی الدین اسحاقی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے پاس قرآن، دینیات وفارسی، اردو کی تعلیم حاصل کی، چونکہ وہ زمانہ انگریزی (British) حکومت کا تھا، اور انگریز پورے ہندوستان میں اپنا نظام تعلیم متعارف کرا رہے تھے، اور لوگ اس سے متاثر بھی ہو رہے تھے، اور اس کو ترقی کا ذریعہ سمجھ رہے تھے، تو بھٹکل بھی اس سے محفوظ نہیں رہا، بھٹکل کے بعض مسلمان جن کی تجارت بھٹکل سے باہر تھی، انگریزی نظام تعلیم سے متاثر ہوئے، اور اپنے لڑکوں کو انگریزی اسکول میں داخل کرنا شروع کیا، محترم اسماعیل صاحب کی خاندانی تجارت کمٹہ میں تھی، ان کے سرپرستوں نے کمٹہ (Kumta) کے اسکول میں آپ کو داخل کیا۔ کمٹہ کی تعلیم کے بعد کاروار (Karwar) کے اسکول میں تعلیم حاصل کی، وہاں میٹرک (S.S.L.C) کی تعلیم مکمل کی، پھر اگلی تعلیم کیلئے ہندوستان کے مرکزی شہر ممبئی (Mumbai) کا رخ کیا، وہاں سے بی، اے (B.A) کی تعلیم مکمل کی۔ غالباً یہ بھٹکلی مسلمانوں میں انگریزی نظام تعلیم سے بی، اے (B.A) کرنے والے پہلے فرزند تھے۔ بچپن سے اسلامی ماحول اور علماء کی صحبت اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق وربط اور ان کی کتب کے مطالعہ نے انگریزی تعلیم کے برے اثرات سے ان کو محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ کو ان سے قوم کی بہت سی خدمت لینا منظور تھا، اسلئے بہتر وسائل، اچھی صحبت، علم وہنر کے اسباب مہیا کئے۔ مزاج میں سنجیدگی، خدمت کا شوق تھا، اسلئے بچپن ہی سے قوم کی خدمت کا جذبہ رہا، محترم اسماعیل صاحب نوجوانوں کیلئے ایک نمونہ تھے، طالب علمی کے زمانہ میں ایک رہبر وقائد بن کر ابھرے، چودہ (۱۴) سال کی عمر میں انجمن خفیہ سے وابستہ ہوئے، جب آپ کی عمر سولہ (۱۶) سال کی تھی، جنگ بلقان شروع ہوئی، بلقان بھٹکل سے ہزاروں میل دور واقع ہے، مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان اس علاقہ کیلئے جنگ چھیڑی، اس سولہ سالہ طالب علم کو مسلمانوں کے نقصان وتکلیف کا درد محسوس ہوا، اس کی حمیت ایمانی بیدار ہوئی، اور دشمنان اسلام کے خلاف احتجاج کیا، اور جنگ سے متاثر مسلمانوں کیلئے چندہ فراہمی کا بیڑا اٹھایا، اسی سولہ سالہ طالب علم نے ۱۹۱۲ء عیسوی میں اپنی قوم کی اصلاح وتعلیمی بیداری کے خاطر بھٹکل میں ایک کتب

خانہ (لائبریری) قائم کرنے کا فیصلہ کیا، اور خود ممبئی (Mumbai) سے کتابیں، میز وکرسی لاکر ایک اسلامی کتب خانہ (Islamic Library) کا افتتاح کیا (اب یہ کتب خانہ صدیق فری لائبریری کے نام سے مشہور ہے)، ۱۹۱۴ء عیسوی میں اس کتب خانہ کو ترقی دے کر ایک تعلیمی واصلاحی ادارہ کی شکل دی، جس کا نام انجمن اصلاح وترقی بھٹکل رکھا، اوراس کے تحت ایک اسکول قائم کیا، جس میں قرآن، دینیات، فارسی، حساب، کنڑا کی تعلیم دی جاتی تھی، اسی زمانہ میں سیاسی وسماجی اغراض ومقاصد کے خاطر مجلس تنظیم بھٹکل کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا، جس کے بھی آپ روح رواں تھے۔ ۱۹۱۹ء عیسوی میں اسلامی وانگریزی نصاب تعلیم پر مشتمل اسکول قائم کرنے کی غرض سے انجمن حامی مسلمین بھٹکل کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا، اس میں بھی آپ شریک تھے، آپ اس کے پہلے صدر مدرس (ہیڈ ماسٹر) مقرر ہوئے، پھر سکریٹری کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ آپ مجلس اصلاح وترقی بھٹکل ومجلس تنظیم بھٹکل کے عرصہ تک صدارت کے عہدہ پر فائز رہے۔

۱۹۳۲ء عیسوی میں انجمن اصلاح وترقی بھٹکل اور مجلس تنظیم بھٹکل جو محترم اسماعیل حسن صدیقا صاحب کی زیر صدارت چل رہے تھے، ان کو مدغم کرکے مجلس اصلاح وتنظیم بھٹکل کا نام دیا گیا، اور آپ ہی کو اس کا صدر منتخب کیا گیا۔

۱۹۳۸ء عیسوی تک آپ اس عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ ۱۹۳۹ء عیسوی میں آپ کو مجلس اصلاح وتنظیم بھٹکل کا سرپرست منتخب کیا گیا۔ تاوفات اس عہدہ پر رہے۔ ۱۹۲۲ء عیسوی میں ٹاؤن میونسپلٹی کونسل (T.M.C) بھٹکل کے اولین صدر منتخب ہوئے اور ۱۹۴۳ء عیسوی تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ آپ مسلم لیگ سے وابستہ رہے، مسلم لیگ کی اعلیٰ قیادت سے آپ کے گہرے مراسم پیدا ہوئے، ۱۹۳۷ء عیسوی میں مسلم لیگ کی طرف سے ممبئی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے، ۱۹۴۶ء عیسوی تک بھٹکل سے ممبئی اسمبلی کے رکن رہے۔ آپ کو قوم کا اولین ایم ایل اے (M.L.A) بننے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ خلیفا جماعت بھٹکل کے نائب صدر، خلافت کمیٹی بھٹکل کے صدر، خلافت کمیٹی ممبئی اورتحریک ترک موالات Non Corporation Movement کے فعال رکن رہے۔ آپ ہردلعزیز ومقبول عام انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سے امتیازات سے نوازا تھا، آپ کو بہت سے اداروں کے بانی اور مناصب کے اعتبار سے اولین ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ بیسویں صدی عیسوی کے تعلیمی وفکری انقلاب کا قائد کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ آپ کے ذریعہ بہت سی غلط رسوم مثلاً تعزیت داری وغیرہ کا اختتام ہوا۔ محترم اسماعیل حسن صدیقا رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق کار استاذی حضرت مولانا عبدالحمید ندوی رحمۃ اللہ علیہ (استاد دینیات انجمن اسکول بھٹکل ۱۹۳۲ء تا ۱۹۴۳ء، ومعتمد تعلیمات جامعہ اسلامیہ بھٹکل ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۷ء) آپ کی شخصیت سے اتنے متاثر ہوئے کہ ان کو "ولی صفت ہیڈ ماسٹر" لکھتے ہیں۔

مرحوم ائی ایچ صدیق جیسا فدائے دین وملت انجمن اسکول کا مختار کل ہیڈ ماسٹر، سونے پر سہاگہ، "اسکول" اور "ہیڈ ماسٹر" کے الفاظ کہیں یہاں بھی دھوکہ نہ دیں۔ واضح رہے کہ یہ انجمن اسکول تھا تو انگریزی ہی اسکول، لیکن اپنی معنویت میں کسی عربی دارالعلوم سے کم نہ تھا اور نہ ہیڈ ماسٹر (اسماعیل حسن صدیق) ہی کسی دینی جامعہ کے مہتمم سے فروتر۔" دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ یہ سب برکت تھی اس وقت کے نصاب تعلیم کی، انجمن کی دیندار صدارت (یعنی حاجی حسن شاہ بندریؒ کی صدارت) اور انجمن

اسکول کے ولی صفت ہیڈ ماسٹر (اسماعیل حسن صدیقؒ) کی بے لوث خدمت کا نتیجہ تھا۔ (روداداجلاس اول جامعہ اسلامیہ بھٹکل،۱۳)

آپ اگرچہ انگریزی تعلیم یافتہ تھے، مگر انگریزی تہذیب وتمدن ولباس سے سخت نفرت تھی۔ کرتا، شیروانی، لنگی یا پائجامہ، سر پر ٹوپی آپ کا لباس تھا، چہرہ پر داڑھی شکل مومنانہ نظر آتی تھی، آپ کی حمیت دینی کے متعلق عرب ودیار ہند کے مصنف مولانا خواجہ بہاء الدین اکرمیؒ لکھتے ہیں۔ ۱۹۳۴ء عیسوی میں بارہ ربیع الاول کا دن تھا، جلوس نکلنے میں ابھی کچھ دیر باقی تھی، جناب صدیق صاحب اس یونیفارم میں جو کمانڈر کیلئے مخصوص تھا، تشریف لائے، وہ رضا کاران تنظیم کے سپہ سالار اعلیٰ تھے، رضا کار انہیں گھیرے ہوئے تھے اور وہ انہیں ضروری ہدایتیں دے رہے تھے، راقم سطور کسی ضرورت سے ان کے پاس پہنچا، ان سے بے تکلفی تو تھی ہی، راقم نے اس بے تکلفانہ انداز میں ان سے کہا خدا نظر بد سے بچائے آج تو آپ واقعی کسی انگریزی فوج کے کمانڈر انچیف معلوم ہوتے ہیں، انہوں نے اسوقت تو اس کا کوئی جواب نہیں دیا، خاموش رہے اور دوسری طرف متوجہ ہوئے اور بات آئی گئی ہوگئی، دوسرے دن حسب معمول وہ جامع مسجد (بھٹکل) میں تشریف فرما تھے، تو راقم سطور سلام کے بعد بیٹھا ہی تھا کہ صدیق صاحب نے کل والی بات چھیڑ دی، انگریز کمانڈر کا جملہ انھیں سخت ناگوار گذرا تھا، کہنے لگے کہ تمہاری زبان سے یہ جملہ سن کر مجھے اس یونیفارم سے نہیں، بلکہ اپنی ذات سے بھی نفرت ہونے لگی تھی کہ مجھے انگریز سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی مسلمان کی کیا توہین ہوسکتی ہے کہ اس کا شمار اپنوں میں نہیں، غیروں میں ہونے لگے۔ جس لباس سے ایک مسلمان اپنی اسلامی شان کھوکر نصرانی کے مشابہ ہوجاتا ہو، میں آئندہ سے ایسے یونیفارم سے توبہ کرتا ہوں، غرض وہ دیر تک جو جی میں آیا کہتے چلے گئے، ادھر بالکل خاموشی تھی، اس لئے نہیں کہ جواب نہیں تھا بلکہ اس لئے کہ جواب دینا مصلحت کے خلاف تھا کہ میدان جنگ اور گرم ہوتا، چنانچہ اس کے بعد میلاد کے کتنے ہی جلوس نکلے، جلوس کے قائد اکثر وہی رہتے تھے، مگر اس یونیفارم میں اس کے بعد وہ کبھی دیکھے نہیں گئے۔ ان کا اسلامی رنگ پختہ تھا کہ اپنے ساتھ کسی بھی غیر اسلامی معمولی نسبت تک گوارہ نہیں کرتے تھے۔ (تذکرہ انجمن، ص ٦٦، ٦٧)

قوم کا یہ بے لوث رہبر، ومصلح اپنی زندگی کے پچاس سال پورے کرکے یکم رجولائی ۱۹۴٦ء عیسوی کو اپنے مالک حقیقی سے جاملا۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ پورا شہر سوگوار ہوا، کئی جگہ دعائیہ اجلاس منعقد ہوئے۔ جماعت المسلمین بھٹکل کی طرف سے بھی جامع مسجد بھٹکل میں ایک عظیم الشان تعزیتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں آپ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا، نیز مہاراسٹرا اسمبلی میں بھی تعزیتی قرارداد منظور کی گئی۔

آپ کے انتقال پر ملال پر آپ کے شاگرد، بانی جامعہ اسلامیہ بھٹکل وسابق نائب صدر مجلس اصلاح وتنظیم بھٹکل حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحبؒ اپنے تاثرات کو مفسر قرآن مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کو ایک خط میں اس طرح لکھتے ہیں۔

''یکم جولائی (۱۹۴٦ء) بروز پیر کے گیارہ بجے کا وقت میرے لئے ایک ناقابل برداشت غم کا وقت تھا۔ اچانک بھٹکل کی مایہ ناز ہستی اور صوفی منش بزرگ محترم اسماعیل صاحب صدیقی (B.A) سابق M.L.A بمبئی کے انتقال پر ملال کی خبر سننے

میں آئی۔خبر سنتے ہی دل دھڑکنا شروع ہوا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم بھٹکل کے ایک مخلص اور دلی ہمدردقوم تھے۔سنجیدہ طبیعت اور علم کے دلدادہ تھے۔ان ہی کی جانفشانیوں اور کوششوں کا نتیجہ تھا کہ آج بھٹکل میں ہائی اسکول قائم ہوا۔انہی کی بدولت آج بھٹکل کی عوام،علمی میدان میں پیش پیش نظر آتی ہے۔ان میں سب سے بڑی تعریف کی بات یہ تھی کہ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے باوجود مذہب سے ایسا تعلق تھا کہ ہر چیز کو مذہبی نقطہ نظر سے دیکھا کرتے تھے۔اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہوتے ہوئے بھی کبھی انگریزی نمالباس نہیں پہنا۔ ماشاء اللہ داڑھی، پائجامہ، سفید کرتا اور شیروانی اور ترکی کیپ (ٹوپی) انکا دائمی لباس رہا۔نہ ٹیپ ٹاپ نہ سوٹ بوٹ۔قوم کیلئے اپنی ساری زندگی وقف کردی۔گویا ان کی زندگی کا مقصد قوم کی خدمت تھا۔بیماری نے کبھی ان کو چین نہیں دیا۔تاہم اپنی بیماری کے باوجود قومی کاموں،جلسوں میں شریک ہونا اور دلی تاثرات کو قوم تک پہنچانا انہی کا کام تھا۔ پانچ چھ سال سے بیماری نے ان کو بہت ہی ضعیف اور نحیف کر دیا تھا۔اسی بناپر وہ قوم سے علیحدہ گوشہ نشین ہوگئے تھے۔مگر جب قوم ان کی ضرورت محسوس کرتی تھی تو ایک ہی آواز میں مرحوم اپنی ناگفتبہ حالت کے باوجود ہمیشہ لبیک کہتے تھے۔سننے میں آیا کہ موجودہ الیکشن کے ہنگامہ خیز وقت پر جب قوم کے اندر تفرقہ پیدا ہو چکا تھا۔اور کسی طرح بھٹکل کا نمائندہ کامیاب ہونے کی امید نہیں تھی۔عین پولنگ کے وقت حضرت موصوف اگرچہ بہت ہی بیمار تھے، پھر بھی قومی ضرورت کا احساس مرحوم کو بستر علالت پر لیٹنے نہیں دیا۔پولنگ آفس میں حاضر ہوگئے۔ان کا آنا تھا ہوا کا رخ بدل گیا اور بھٹکل کا نمائندہ کامیاب ہوگیا۔یہ تھی اخلاص کی برکت۔افسوس صد افسوس کہ مرحوم ہم سب سے ہمیشہ کیلئے جدا ہوگئے۔مرحوم کی یاد ہر وقت پریشان کرتی ہے۔مگر کیا کروں موت کا آہنی پنجہ کسی کو نہیں چھوڑتا۔بس صبر کرتا ہوں اور موت کو **الموت جسر یوصل الحبیب إلی حبیبه** سمجھ کر خدا سے دعا مغفرت کرتا ہوں کہ خدایا مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر کر اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کر۔(خط بنام مولانا عبدالماجد دریابادی، جولائی ۱۹۴۶ عیسوی)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مرد مومن کی جملہ خدمات کو قبول فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے،آمین،

آپ کے نواسہ محمد میراں صدیق (ہندا)، و پوتا اسماعیل صدیق (جنرل سکریٹری انجمن حامی مسلمین بھٹکل) قومی خدمت میں سرگرم ہیں۔